علّامہ عینی صاحبِ عمدۃ القاری

جناب عبدالرشید عراقی صاحب

(۲)

عینی کی شرح درجِ ذیل خصوصیات کی بنا پر فتح الباری سے ممتاز ہے۔

۱۔ حدیث کے پورے متن کی نقل۔ ۲۔ انساب و رواۃ کی وضاحت۔ ۳۔ ہر راوی کا ترجمہ و تعارف۔ ۴۔ لغات کی وضاحت۔ ۵۔ اعراب کی وضاحت۔ ۶۔ معانی و بیان کی وضاحت۔ ۷۔ حدیث سے استنباطِ مسائل اور استخراجِ احکام ۸۔ اشکالات اور اُن کے جوابات۔ ۹۔ مقامات کی جغرافیائی و تاریخی توضیح[1]

علامہ عینی نے اپنی شرح میں مذکورہ بالا اُمور کو مثالوں سے اِس طرح واضح کیا ہے کہ قاری اس کے مطالعہ کے وقت بخاری کی تمام شروح، تعلیقات اور حواشی سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔

ذیل میں ان جواہر پاروں کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

متن حدیث کا نقل علامہ عینی نے حدیث کے پورے متن کو یک جا نقل کر دیا ہے۔ جس سے قاری کے سامنے پوری حدیث آجاتی ہے۔ بخلاف حافظ ابن حجر کے کہ انہوں نے متنِ حدیث کو شرح کے ساتھ لفظاً لفظاً منتشر طور پر لکھا ہے۔ مثلاً "انما الاعمال بالنیات" والی حدیث میں حافظ ابن حجر نے قولہ حدثنا الحمیدی، قولہ حدثنا سفیان

[1] سیرۃ البخاری ص ۲۱۹۔

قولہ عن یحیٰ بن سعید (علیٰ ھٰذا القیاس) وغیرہ الگ الگ لکھ کر ہر ایک کی شرح کی ہے۔

اور عینی کا طریق یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے حدیث کے پورے متن کو نقل کر دیتے ہیں پھر اگر کوئی آیت قرآنی ہو تو اُس سے حدیث کے تعلق کو بیان کرتے ہیں۔ پھر ترجمۃ الباب سے حدیث کے ربط کو ظاہر کرتے ہیں۔ اِس کے بعد دوسرے اُمور کی شرح کرتے ہیں۔

متنِ حدیث کے نقل کی مثال۔

حدثنا عبد اللہ عن مالک عن ابن الشہاب عن عبادۃ بن تمیم عن عمہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیاً فی المسجد واضعاً احدی رجلیہ علی الاخریٰ [1]

انساب رواۃ کی وضاحت علامہ عینی زیرِ شرح حدیث کے رواۃ کے انساب کی مکمل وضاحت کرتے ہیں۔ مثلاً حمیدی کی نسبت یوں فرماتے ہیں:۔

" اپنے دادا حمید (پیش کے ساتھ) کی طرف منسوب ہو کر کہلاتے۔ سمعانی کا بیان ہے کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ قبیلہ حمیدات کی طرف نسبت ہے۔" [2]

تراجم رواۃ اسی طرح ہر راوی کا ترجمہ تفصیل سے لکھا ہے، جس سے راوی کا مرتبہ اور اُس کی ثقاہت وغیرہ کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت عبادہ بن صامت کا ترجمہ لکھتے ہیں:۔

" عبادہ (عین کے پیش کے ساتھ) ابن الصامت ابن قیس عقبہ اُولیٰ، عقبہ ثانیہ، بدر، اُحد اور بیعت الرضوان وغیرہ۔ تمام موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۸۰ حدیثیں روایت کی ہیں، جن میں سے ۶ پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ ۲ حدیثوں

---

[1] عمدۃ القاری جلد ۲ ص ۴۴۴

[2] ایضاً جلد ۱ ص ۲۲

ہیں بخاری منفرد ہیں اور ۲ میں مسلم، عبادہ فلسطین کے پہلے قاضی ہوئے۔ طویل القامت اور جسیم انسان تھے۔ ۳۴ھ میں وفات پائی۔ اور استیعاب میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو شام کا قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا۔ چنانچہ حمص میں قیام رہا، پھر فلسطین چلے گئے، اور وہیں رحلت فرمائی۔ بیت المقدس میں تدفین ہوئی۔ وہاں آپ کی قبر معروف و مشہور ہے[1]

توضیح لغات علامہ عینی احادیث میں مشکل الفاظ کی توضیح " بیان اللغات" کے عنوان کے تحت ایسی سہل اور آسان زبان میں کرتے ہیں کہ قاری کو اس کے بعد کسی دوسری لغت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

مثلاً وکان شھد بدرا " کی لغوی تشریح میں لکھتے ہیں۔

شھد کے معنی ہیں حضر (یعنی حاضر ہوئے) اور شہود کی اصل حضور ہے، کہا جاتا ہے کہ شھد لا یعنی وہ حاضر ہوا۔ یہ عَلِمَ یَعْلَمُ کے باب میں ہے۔ بدر ایک جگہ کا نام ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم غزوہ واقع ہوا تھا یہ لفظ مذکر اور مونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے[2]

اور لفظ بنو اسرائیل کی وضاحت اس طرح کی ہے۔

" یہ یعقوب بن اسحاق کا اصل نام ہے اور یہ نام اس لیے پڑا کہ انہوں نے اپنے ماموں کے پاس جانے کے لیے جو حران میں رہتے تھے، سفر کیا۔ وہ رات میں چلتے تھے۔ اور دن میں قیام کرتے تھے۔ یعقوب کے ۱۲ بیٹے تھے، جن کے نام یہ ہیں۔ روبیل، یہودا، شمعون، لاوی، دان، یفتالی، زبلون، جاد، ایشا، یشیر، یوسف، بنیامین۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسباط کا نام دیا۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک سے بکثرت اولادیں ہوئیں۔ اور وہ پورے قبیلہ کے بانی ہوئے اور کلام عرب میں

---

[1] عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۷۹۔

[2] ایضاً ج ۱ ص ۱۸۰۔

سبط اس درخت کو کہتے ہیں، جس کی شاخیں بہت زیادہ گھنی ہوں۔[1]

بیان اعراب علامہ عینی نے حدیث کے اعراب کو بھی اچھی طرح واضح کیا ہے جس سے قاری الفاظ کے اعراب کے ساتھ اس کے نحوی وصرفی ترکیب سے بھی واقف ہو جاتا ہے۔ اور اعراب کی غلطی سے معانی میں التباس وسہو کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔ مثلاً حدیث میں بدر کا لفظ منصوب (زبر کے ساتھ) ہے۔ اس کی توضیح یوں کرتے ہیں:۔

"بدر لفظ منصوب اس لیے ہے کہ اس سے پہلے فعل شَہِدَ ہے۔ یہ مفعول فیہ نہیں ہے، بلکہ مفعول بہ ہے۔ اس لیے کہ اس سے پہلے "شہد غزوۃ التی کانت ببدر" پوشیدہ ہے"[2]

معانی و بیان کی تشریح حدیث میں بہت سے ایسے الفاظ آتے ہیں، جن کے متعلق قاری کے ذہن میں اشکال پیدا ہوتا ہے کہ وہ معانی و بیان کے اعتبار سے کیا ہے۔ علامہ عینی اس پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ مختلف مثالوں سے اس کو واضح کرتے ہیں۔

"آیت قرآنی" ای الارض" میں "ای" کا کلمہ اس جگہ استفہامیہ ہے۔ وہ اسم معرب ہے۔ اور اضافت کی وجہ سے معرفہ ہوگیا ہے۔ جب اس کی طرف مؤنث کی اضافت کی جائے تو اس پر "تا" داخل نہیں ہوتی۔ لیکن جب وہ کسی مؤنث کی صفت ہو تو "تا" لگانا واجب ہے۔ جیسے مراۃ یا امراۃ کے ساتھ ایۃ امراۃ۔

استنباط مسائل علامہ عینی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ احادیث کی مختلف حدیثوں سے شرح کرتے کے ساتھ ان سے احکام و مسائل کا استخراج بھی کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پراگندہ بالوں والا نجدی حاضر ہوا۔ اس کی آواز کی بھنک سنائی دیتی تھی، مگر یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے

---

[1] عمدۃ القاری جلد ۲ ص ۴۹

[2] ایضاً جلد ۱ ص ۱۸۲

جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نزدیک ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں سوال کر رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب و روز میں پانچ وقت نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اس نے دریافت کیا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ کرنا ضروری ہے؟ فرمایا نہیں۔ الا کہ تم نفل نمازیں پڑھو۔ پھر فرمایا۔ رمضان کا روزہ بھی اسلام کا رکن ہے۔ اس شخص نے پوچھا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ ضروری ہے؟ فرمایا نہیں الا کہ نفل روزے رکھو۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ تو اس نے دریافت کیا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ ضروری ہے؟ فرمایا نہیں الا کہ تم نفل کے طور پہ صدقہ خیرات کرو۔

راوی کا بیان ہے کہ سائل یہ کہتے ہوئے واپس ہوا کہ بخدا میں نہ اس سے زیادہ عمل کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یہ سچ کہتا ہے تو یہ کامیاب ہوگا۔[1]

اس حدیث سے علامہ عینی نے درج ذیل احکام و مسائل کا استنباط کیا ہے۔

۱ — نماز اسلام کا ایک رکن ہے۔

۲ — شب و روز میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔

۳ — روزہ بھی اسلام کا ایک رکن ہے اور وہ بھی سال بھر میں صرف ایک ماہ کے لیے۔

۴ — زکوٰۃ بھی اسلام کا ایک رکن ہے۔

۵ — نماز تہجد واجب نہیں۔

۶ — نماز عیدین بھی واجب نہیں۔

۷ — صوم عاشورا اور رمضان کے دیگر روزے بھی واجب نہیں ہیں۔ اور یہ مسئلہ آج بھی متفق علیہ ہے۔

۸ — جو شخص صاحب نصاب ہو اس پہ زکوٰۃ نکالنا تو فرض ہے۔ اس کے علاوہ اس کے مال

[1] عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۳۰۷۔

میں کسی کا حق نہیں۔

۹۔ جو شخص مذکورہ بالا امور پر عامل ہو اور اس پر مداومت کرے، وہ آخرت میں فلاح یاب ہو گا۔

۱۰۔ تحصیلِ علم اور اکابر سے استفادہ کی خاطر سفر کرنا مستحب ہے۔

۱۱۔ بغیر کسی ضرورت کے بھی خدا کی قسم کھانا جائز ہے۔ کیونکہ حدیث میں جس سائل کا ذکر ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح قسم کھائی تھی اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

۱۲۔ بغیر کسی غور و فکر اور دلائل کے اپنے اعتقاد پر قائم رہنا چاہیے۔

۱۳۔ اس حدیث میں کلامِ انسانی کے متعلق فرقہ مرجئہ کے عقیدہ کا رد ہے۔

۱۴۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بغیر لفظِ "شہر" (ماہ) لگائے۔ صرف رمضان کہنا بھی درست ہے۔[1]

اشکالات وجوابات فتح الباری میں بھی بہت سے اشکالات اور اُن کے جوابات ہیں۔ لیکن عمدۃ القاری میں اُن کی تعداد فتح الباری سے کہیں زیادہ ہے۔ ان کے مطالعہ سے قاری کے ذہن کی تمام گتھیاں سلجھ جاتی ہیں۔ مثلاً مذکورہ بالا حدیث پر منجملہ اشکالات کے ایک اشکال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ حدیث میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ حج کا ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ وہ بھی اسلام کا ایک رکن ہے۔ اس کا جواب علامہ عینی نے یہ دیا ہے کہ یا تو اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا یا وہ سائل ایسا مفلوک الحال تھا، جس پر حج فرض نہیں تھا۔ اس اشکال کا ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ اس حدیث میں حج کا ذکر اسی طرح نہیں کیا گیا جس طرح بعض احادیث میں روزے کا اور بعض میں زکوٰۃ کا ذکر نہیں ہے اور بعض حدیثوں میں اس کے بجائے صلہ رحمی، اور ادائے خمس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ موقع و محل کی مناسبت سے سائل کو جواب دیا گیا ہے۔ اس کو کسی رکن کی عدم فرضیت کی دلیل نہیں

---

[1] عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۳۱۲

بنایا جاسکتا۔[۱]

توضیحِ مقامات احادیث میں جہاں کہیں مقامات کے نام آگئے ہیں۔ علامہ عینی نے ان کی تاریخی، جغرافیائی حیثیت پر شرح وبسط کے ساتھ محققانہ روشنی ڈالی ہے، جس سے قاری تاریخ اور جغرافیہ کی کتابوں کی ورق گردانی سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مقامِ بدر کو اس طرح واضح کرتے ہیں:۔

"وہ مدینہ سے چار میل پر واقع ایک کنویں کا نام ہے جو بدر نامی ایک شخص کی ملکیت تھا۔ لہٰذا اسی کے نام سے موسوم ہوگیا۔ میرا بھی خیال یہی ہے کہ وہ ایک کنویں کا نام ہے جسے بنی النجار کے بدر نامی ایک شخص نے کھودا تھا۔ صاحب کا قول بھی یہی ہے کہ وہ ایک کنویں کا نام ہے، اور شعبی بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔ اہلِ حجاز کا خیال ہے کہ وہ شخص بدر بن قریش بن الحارث بن مخلد بن النضر تھا۔ ابن الکلبی کا قول ہے کہ وہ بنی ضُمَیرَہ کا فرد تھا۔[۲]

مذکورہ بالا خصوصیات کے مطالعہ سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں ہے کہ عمدۃ القاری کتنی محققانہ شرح ہے۔ یہ شرح نہ صرف حدیث کی ایک گرانقدر تصنیف ہے، بلکہ درحقیقت علم معانی وبیان، صرف ونحو، لغت، فقہ اور کلام وعقائد کے بے شمار گوہر آبدار کا خزینہ ہے۔

یہ شرح دس جلدوں میں بیروت میں طبع ہو کر شائع ہوچکی ہے۔[۳]

۲۔ ملاح الالواح یہ علامہ ابن احمد بن علی بن مسعود کی مشہور تصنیف مراح الارواح کی شرح ہے۔ اور یہ علامہ عینی کی سب سے پہلی تصنیف ہے اور علامہ نے ۱۹ سال کی عمر میں یہ شرح لکھی۔

۳۔ البنایہ شرح الہدایہ فقہ حنفی کی شہرہ آفاق اور متداول کتاب الہدایہ کی شرح ہے

---

[۱] عمدۃ القاری جلد ۱ ص ۳۱۲

[۲] ایضاً جلد ۱ ص ۱۸۰

[۳] سیرۃ البخاری ص ۳۱۸

اور علامہ عینی نے یہ شرح ۹۰ سال کی عمر میں لکھی۔[1] عینیؒ اس شرح کا سبب تصنیف یہ بیان کرتے ہیں:

"کتاب ہدایہ کو علمائے سلف نے بہت پسندیدہ قرار دیا ہے، حتیٰ کہ وہ مدرسین کا مرجع بن گئی۔ اس بنا پر فضلا نے اس کی شروح کثرت سے لکھیں، مگر اس کے باوجود کوئی شخص شرح کا حق ادا نہ کرسکا۔ چنانچہ کچھ احباب نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ میں اس سمندر کی شناوری کروں۔ میں نے معذرت کی جو قبول نہ کی گئی اور پھر میں نے یہ شرح لکھی۔[2]

یہ شرح ۱۲۹۳ھ میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے ۶ جلدوں میں طبع ہوکر شائع ہوئی۔

۴۔ المقاصد النحویہ فی شرح شواہد شروح الالفیہ: یہ کتاب الشواہد الکبریٰ کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ ۱۲۹۹ھ میں خزانۃ الادب و لب لباب لسان العرب کے حاشیہ پر بولاق مصر سے شائع ہوئی۔

۵۔ فوائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد: یہ کتاب الشواہد الصغریٰ کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ علامہ عینی اس کے سبب تصنیف کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:

اذکیا کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا کہ انھیں شرح الشواہد کی تقریر سے بڑی اکتاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے اگر آپ اس کا ایک مفید خلاصہ لکھ دیں تو اس سے طالبانِ علم کی ایک بڑی جماعت مستفید ہوگی۔ اس لیے میں نے کمر ہمت کس کر تلخیص کی۔ اور اس سے عام فائدہ ہوا۔

۶۔ عقد الجمان فی تاریخ اہل الزمان: یہ کتاب تاریخ عینی کے نام سے معروف ہے۔ اس میں انھوں نے آغاز آفرینش سے ۸۰۵ھ تک کی مکمل تاریخ قلمبند کی ہے اور انبیا علیہم السلام، ان کے زمانہ کے اہم واقعات کی تفصیلات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ، اور بعد کے زمانوں کے سلاطین و خلفا کے حالات پر مشتمل ہے، اور یہ کتاب ۱۹ جلدوں میں ہے۔[3]

[1] کشف الظنون جلد ۲ ص ۴۱۵

[2] فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر۔ ج ۳، ص ۱۴

[3] الضوء اللامع جلد ۵ ص ۱۳۴۔

۷ - تاریخ البدر فی اوصاف اہل عصر یہ کتاب کئی جلدوں میں ہے۔ اس میں علامہ عینی نے حوادث و وفیات کو سنین کی ترتیب کے مطابق جمع کیا ہے۔ سب سے پہلے خلق انسانی کا تذکرہ، اس کے بعد بر و بحر کا ذکر، پھر تقویم البلدان کے حوالہ سے شہروں اور جزیروں کا بیان۔ اس کتاب میں علامہ عینی نے حافظ ابن کثیر کی البدایہ والنہایہ سے بہت استفادہ کیا ہے۔

۸ - المسائل البدریہ قاضی ظہیر الدین محتسب حنفی (م ۶۱۹ھ) کی تصنیف "الفتاوی الظہیریۃ" سے ضروری مسائل کا انتخاب کیا ہے۔ اور اس کا نام علامہ عینی نے "المسائل البدریۃ المنتخبہ من الفتاوی الظہیریہ" رکھا ہے۔

اور علامہ عینی اس سے متعلق بیان کرتے ہیں!

"یہ کتاب متقدمین کی کتابوں کے ایسے مسائل پر مشتمل ہے، جس سے متاخرین علماء مستغنی نہیں ہو سکتے۔"

۹ - منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک یہ امام رازی کی "تحفۃ الملوک" کی شرح ہے۔

۱۰ - درر البحار الزاخرۃ البحار الزاخرۃ حسام الدین الرہاوی کی تصنیف ہے۔ علامہ عینی نے اس کو منظوم کیا اور اس کا نام "درر البحار الزاخرۃ" رکھا۔

۱۱ - رمز الحقائق یہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "کنز الدقائق" کی شرح ہے۔ اور یہ کتاب ۱۲۸۵ھ میں بولاق مصر سے طبع ہو کر شائع ہوئی۔

خاتمہ کلام مذکورہ بالا کتب کے علاوہ علامہ عینی نے اور بھی بہت سی گرانقدر کتابیں لکھیں، جن سے علم وفن کے ذخیرہ میں بیش بہا اضافہ ہوا۔ مگر یہ کتابیں مخطوطہ کی شکل میں کتب خانوں کی زینت بنی رہیں، شائع نہ ہو سکیں۔